

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔ تکبیر تشریح صرف فرض نمازوں کے بعد کہتے ہیں۔ بسا اہت چونکہ عید الاضحیٰ بھی ایسی واجب نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ہونی چاہیے اس لئے بعض حضرات کے نزدیک عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہتے ہیں۔ (نہجہ تحقیقی ص ۱۰۲ بحرف ۳۳) اس لئے اگر کہہ لیں تو بہتر ہے تاہم سنن و نوافل کے بعد تکبیر کہتے ہیں۔ کوئی واجب سمجھے بغیر کہے تو کوئی حرج کی بات بھی نہیں۔

الدر المختار - (۲ / ۱۸۰)

ولا بأس به عقب العيد لأن المسلمين توارثوه فوجب اتباعهم. وعليه اللخبون،
ولا يمنع العامة من التكبير في الأسواق في الأيام العشر وبه يأخذ عمر ومجتبى
وغیره

رد المختار - (۲ / ۱۸۰)

(قوله ولا بأس به) كلمة لا بأس قد نصل في المندوب كما في الحر من
الخير والجهاد ومنه هذا الموضع لقوله فوجب اتباعهم (قوله فوجب) الظاهر أن
المراد بالوجوب التواتر لا الوجوب المصطلح عليه، وفي الحر عن المختص:
واللخبون يكفون عقب صلاة العيد لأنها تؤدي بجماعة فأشبهت الجمعة اه
وهو بعد الوجوب المصطلح عليه ط (قوله ولا يمنع العامة إلخ) في المختص قبل
لأن حيلة يبغي لأهل الكوفة وغيرها أن يكفوا أيام العشر في الأسواق
والمساحد قال نعم وذكر الفقيه أبو الليث أن إبراهيم بن يوسف كان يبغي
بالتكبير فيها قال الفقيه أبو حنيفة: والذي عهدني أنه لا يبغي أن يمنع العامة عنه
لقلة رغبتهم في الخير وبه يأخذ اه فأجاب أن فعله أولى

مرآة الفلاح شرح نزه الإيضاح - (۱ / ۲۰۴)

"فوز كل صلاة فرض" مثل الجمعة وخرج الفيل والوتر وصلاة اخذارة

(ب)۔ تکبیر تشریح فرض نماز کے فوراً بعد کہتے ہیں۔ بسا اگر فرض نماز کے بعد سنن و نوافل میں مشغول

ہو گیا یا مسجد سے نکلنے کے بعد سے یہ آیا تو باسبب استغناء لازم ہے۔

رد المختار - (۲ / ۱۷۹)

(قوله ملا فعل بجمع النساء) فلو خرج من المسجد أو تكلم عامدا أو ساهيا أو
أحدث عامدا سقط عنه التكبير وفي استدلال القلة روايتان.

رد المختار - (۲ / ۱۸۰)

(قوله فوز كل فرض) بأن بأن به ملا فعل بجمع النساء كما مر ط

الخص من لا یأمن صلا للصلوات فهو نكته بکلام الناس بعد الحدث فسدت .
ولی الظنیه لو طلب الماء بالإشارة أو الإشارة بالعوضی فسدت السادس أن
بصرف من صاعه فهو مكث فسد أداءه وكن هو قدر فسدت .

ابن الجوزی کا خطاب یہ ہے کہ آدمی تو اپنی آواز سن لے اور اس میں اگر ایک دو ٹوک بیٹھے ہوں تو اس تک بھی
مناسب آواز پہنچ جائے جو ہر آواز سے کہے کہ وہ سرتے نمازیوں کی نماز میں غلط ہو
۱) یہ تغیر تشریح کی کوئی قضا یا کفارہ نہیں ہے لہذا ایسے شخص کو واجب پورا کرنے کی وجہ سے قہر یا مستغذ لازم

ہے

رد المحتار - (۲ / ۱۷۸)

والخبر به واحد وقل من لسان

الحر الرائق . درالکتب الاسلامی - (۲ / ۱۰۴)

ولو نسي التكبير في أيام التشريق لا سهو عنه لأنه لم يترك واحدا من واجبات
الصلاة

۱) یہ قضا نماز کے بعد بھی تشریح واجب نہیں ہے لہذا اگر ایام تشریح میں فوت ہوئے تو نماز کو
اگر ایسا سال کے ایام تشریح میں قضا کیا جائے تو اس صورت میں اس قضا نماز کے بعد بھی تغیر تشریح کہتے ہیں۔
رد المحتار - (۲ / ۱۷۹)

(قوله أو فصي فيها إلخ) الفعل من للمجهول معطوف على أدى . والمسألة
رباعية فالتة غير العيد فصاعدا في أيام العيد فالتة أيام العيد فصاعدا في غير أيام
العيد فالتة أيام العيد فصاعدا في أيام العيد من عام آخر فالتة أيام العيد فصاعدا
في أيام العيد من عامه ذلك ولا يكرر إلا في الأخير فقط كذا في الحر.

التناوي الهندية ، رشدية - (۱ / ۱۵۲)

ومن نسي صلاة من أيام التشريق فذكرها في أيام التشريق من تلك السنة فصاعدا
وكرر ، كذا في الخلاصة وإذا فاتته صلاة قبل هذه الأيام فصاعدا فيها لا يكرر
وكذا لو فاتته صلاة في أيام التشريق فصاعدا في غير أيام التشريق أو فصاعدا في
أيام التشريق من قابل لا يكرر عليها

۲) یہ صرف سن کے سنت تو سجدہ ثابت لازم نہیں ہو گا لہذا اگر پوری آیت یا حرف سجدہ سمیت آیت
سجدہ کا کڑھ سن لے تو سجدہ لازم ہو جائیگا بشرطیکہ پڑھنے والا اسکی آواز سے نہ سمے کہ حرف صحیح طور پر پڑھا ہو جائیگا۔
پورے سنہ سنتے والا اگر ایک ہی مجلس میں بیٹھے بیٹھے ایک ہی آیت سجدہ کنی دفعہ میں یا نہیں تو انہی ایک ہی
سجدہ لازم ہو گا جبکہ متعدد سجدہ لازم نہیں ہوتے۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية - (۱ / ۱۳۲)

رجل قرأ آية السجدة لا يلزمه السجدة بتحريك الشفتين وإنما تجب إذا صحح الحروف وحصل به صوت سمع هو أو غيره إذا قرب أذنه إلى فمه، كذا في فتاوى قاضي خان. ولو قرأ آية السجدة إلا الحرف الذي في آخرها لا يسجد ولو قرأ الحرف الذي يسجد فيه وحده لا يسجد إلا أن يقرأ أكثر آية السجدة بحرف السجدة، وفي مختصر المحرر لو قرأ واسجد وسكت ولم يقل واقترب يلزمه السجود، كذا في التبيين.

الفتاوى الهندية ، رشيدية - (۱ / ۱۳۴)

ومن حكم هذه السجدة التداخل حتى يكتب في حق التالي بسجدة واحدة وإن اجتمع في حقه التلاوة والسماع وشرط التداخل اتحاد الآية واتحاد المجلس حتى لو اختلف المجلس واتحدت الآية أو اتحد المجلس واختلفت الآية لا تتداخل، كذا في المحيط.

(۳) ان دونوں صورتوں (یعنی خولہ سلام پھیرتے ہی یا آجائے یا سلام پھیرنے اور مختصر مسنون عربی دعاؤں کے بعد لیکن نوافل یا بات چیت میں مشغول ہونے سے پہلے یا آئے دونوں صورتوں میں) اسکو چاہئے کہ فوراً سجدہ سبوح کر کے دوبارہ تشہد پڑھے اور درود شریف اور دعائیں وغیرہ پڑھ کر دوبارہ سلام پھیر لے اس طرح اس کی نماز لوہو جائے گی۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية - (۱ / ۱۲۵)

وكل ما يمنع البناء إذا وجد بعد السلام يسقط السهو، كذا في البحر الرائق. وفي القنية لو بنى النفل على فرض سها فيه لم يسجد، كذا في النهر الفائق

الفتاوى الهندية ، رشيدية - (۱ / ۹۴)

والسبح والتهليل لا يمنع البناء في الأصح. كذا في التبيين.....والله تعالى أعلم

ل. س.

الجواب حامدا و مصليا

(۲۰۱)۔ واضح رہے کہ تکبیرات تشریح کے بارے میں فقہائے احناف □ کے درمیان اختلاف ہے: حضرات صاحبین □ کا قول یہ ہے کہ تکبیرات تشریح ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز فرض ہے ولہذا منفرد مرد عورت، مسافر اور گاؤں والوں سب پر تکبیر واجب ہے۔ لیکن امام صاحب □ فرماتے ہیں کہ صرف مقیم اہل شہر پر جماعت مستحبہ میں واجب ہے، لہذا منفرد مرد پر، عورت پر، عورتوں کی جماعت پر، مسافروں پر (جبکہ وہ مقیم امام کی اقتداء کرنے والے نہ ہو) اور گاؤں والوں پر تکبیر واجب نہیں ہے۔ بعض فقہائے کرام □ نے امام صاحب □ کے قول کو اختیار کیا ہے جبکہ بعض نے صاحبین □ کے قول کو اختیار کیا ہے، مولانا ظفر احمد عثمانی □ کی تحقیق یہ ہے کہ فتویٰ امام صاحب □ کے قول پر ہے، کیونکہ وہ روایہ اور درایہ اقویٰ ہے، بیشکی گوہر میں بھی اس کو اختیار کیا ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اگر مسافر اور عورت بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

بہر حال چونکہ دلائل دونوں جانب موجود ہیں، اور بعض فقہائے کرام □ نے بھی حضرات صاحبین □ کے قول کو ترجیح دی ہے، اس لیے صاحبین □ کے قول پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ (مآخذہ فتاویٰ عثمانی: ۵۴۹/۱۔ تصرف)

الدر المختار - (۲ / ۱۷۷)

(ويجب تكبير التشریح) في الأصح للأمر به (مرة) وإن زاد عليها يكون فضلا فإله العيق.... (على إمام مقیم) بمصر (و) على مقنن (مسافر أو فردي أو امرأة) بالنسبة لكن المرأة تخافت .. (وإلا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا أو مسافرا أو امرأة لأنه تنع للمكثوبة (إلى) عصر اليوم الخامس (آخر أيام التشریح وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامة الأمصار وكافة الأعصار.... (وبأنى المؤتم به) وحوما (وإن تركه إمامه) لأدائه بعد الصلاة.... الخ..... والله سبحانه وتعالى أعلم